ڈاکٹر صادق رضازادہ شفق

ایک روشن خیال مفکرِ اسلام

مسلم مسیحی تعاون کے سلسلے میں بیروت (لبنان) میں جو کانفرنس ۱۹۵۵ء میں منعقد ہوئی تھی مجھے اس کے اجلاس میں اپنے مرحوم دوست خلیفہ عبدالحکیم سے ملاقات کا اعزاز حاصل ہوا۔ پہلی چند ملاقاتوں میں ہمارے درمیان دوستانہ روابط کی بنیاد پڑ گئی کیونکہ انہوں نے ایسا مزاج پایا تھا جو دوستی کے لیے بے حد ساز گار تھا۔ ملاقات کے بعد یہ اندازہ ہوا کہ موصوف وسیع المعلومات شخصیت کے حامل اور سرتا پا ثقافت کے سانچے میں ڈھلے ہوئے ہیں۔ موصوف صحیح معنی میں ایک جدید الخیال مفکرِ اسلام تھے۔ میرے خیال میں ان کی اہم اور امتیازی خصوصیت یہ تھی کہ وہ رواداری کا جذبہ رکھتے تھے اور دوسرے اشخاص کے خیالات کی قدرومنزلت کا احساس بھی ان کے اندر کچھ کم نہ تھا۔ جنوری ۱۹۵۸ء میں بمقام لاہور جو اسلامی مذاکرہ ہوا تھا اس میں انہوں نے اپنے رجحانات بڑی خوبصورتی سے پیش کیے تھے۔ گرماگرم بحثوں میں جو تعصب سے خالی نہ ہوتیں میں نے انہیں اعتدال پسند پایا۔ وہ ہمیشہ اپنے مسیحی احباب کو دینی مسائل پر اظہارِ خیال کا بڑی فراخ حوصلگی سے موقع دیتے تھے۔ چونکہ موصوف نے آفاقی ذہن پایا تھا اس لیے انہوں نے قرآن حکیم کی تعلیمات میں بھی آفاقی رجحانات کی سراغ رسانی کی تھی۔ موصوف کی تصنیف اسلامک آئیڈیالوجی میں یہ حقیقت واشگاف نظر آتی ہے۔ یقیناً وہ ایک منور الفکر عبقری اور ایک ایسے حقیقت پسند مفکر تھے جو حقیقت کبریٰ پر پُرخلوص ایمان رکھتے تھے۔ ان کی دلی اور مخلصانہ کوشش یہ تھی کہ ارباب عقل و دانش اس صراطِ مستقیم پر گامزن ہوں جس کی نشاندہی مذہب نے کی ہے۔ وہ ایسے مذہب کے قائل نہ تھے جس کا دائرہ تعصبات و توہمات نے تنگ کر دیا ہے۔ موصوف نے یہ حقیقت واضح کرنے کی سعی بلیغ کی کہ اسلام وہ دین ہے جس نے عالمگیر صداقت کا درس دیا ہے اور اس کا مقصد وحید یہ ہے کہ نسلِ انسانی تعصب، جہالت، افتراق اور عقل دشمن خیالات سے دامن کش ہو۔ موصوف نے اپنی تصنیفات میں اپنے عقیدہ کی شرح و بسط کے ساتھ وضاحت کی ہے۔ ان بین الاقوامی اجتماعات میں جہاں مجھے بھی رفاقت کی سعادت نصیب ہوئی ہے میں نے کھلی آنکھوں دیکھا کہ وہ اپنے نصب العین پر بڑی مضبوطی کے ساتھ کاربند رہے۔ وہ چاہتے تھے کہ تعاون کے حقیقی جذبہ کے ساتھ صداقت کی دیانتدارانہ جستجو کی جائے۔ آخر میں میں یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتا کہ موصوف کے اندر ظرافت کوٹ کوٹ کے بھری ہوئی تھی اور ان کے احباب و رفقا ان کی بذلہ سنجی اور خوش طبعی سے لطف اندوز ہوئے بغیر نہیں رہ سکتے تھے۔ وہ ہر شخص کے دل میں گھر کر لیتے تھے۔